روزنامہ الفضل قادیان
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
چہارشنبہ
۳ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۷ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۳ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی طبیعت پہلے سے زیادہ ناساز ہے، خون کا دورہ تیز ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج شام سے نظامت اندرون قصبہ نے بھی جلسہ کے سلسلہ میں کام ختم کر دیا ہے۔ کل سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہمانوں کے کھانے کا انتظام کریگا۔

کل سے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر تین روز کے لئے بند رہیں گے۔ تاکہ کارکنوں کو ایام جلسہ میں ...

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۷ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انسان کامل مومن کس طرح بن سکتا ہے

فرمودہ ۳ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:۔

انسان میں یہ رغبت تو بڑی ہوتی ہے۔ کہ جس بات کو وہ پسند کرتا ہے اسے

اپنی طرف منسوب

کرے۔ بلکہ بعض دفعہ ذاتی طور پر کوئی خوبی اس میں نہیں ہوتی۔ تب بھی وہ اسے اپنی طرف منسوب کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن

حقیقت پر غور

کرنے کی بہت کم لوگوں کو عادت ہوتی ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں سادات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک عزت دی ہے۔ اب کئی لوگ جو سادات میں سے نہیں ہیں۔ وہ بھی اپنے آپ کو سید کہنے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ سوائے ان خاندانوں کے جن کی تاریخ اور شجرہ نسب محفوظ چلا آتا ہے۔ اور جن کی رشتہ داریوں کا بڑا پھیلاؤ ہے۔ باقی لوگوں کے متعلق یہ یقین اور وثوق سے کہہ دینا۔ کہ وہ

سید ہیں یا نہیں

بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ کئی لوگ محض اس لئے سید کہلانے لگ گئے ہیں۔ کہ سادات کا اعزاز کیا جاتا ہے

لطیفہ مشہور ہے

کہ کسی شخص نے کوئی نالش کی۔ مگر اس کے حق میں تب بات بنتی تھی جب وہ سید ہوتا اس نے عدالت میں یہ بات پیش کی۔ کہ میں سید ہوں۔ اور اس کے ثبوت کے لئے اس نے بعض گواہ بھی لکھوائے۔ جنہوں نے اس کے سید ہونے کی شہادت دینی تھی چونکہ زیادہ تر قوموں کی گواہی میراثی دیا کرتے ہیں۔ اور ان کا شجرہ نسب انہیں یاد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے گاؤں کا میراثی بھی عدالت میں پیش ہوا۔ اور اس سے سوال کیا گیا۔ کہ بتاؤ یہ سید ہیں یا نہیں۔ وہ کہنے لگا ہاں یہ پکے سید ہیں۔ جج کہنے لگا کیا کوئی کچے سید بھی ہوتے ہیں۔ وہ میراثی فریق مخالف کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ کیوں نہیں وہ بھی اپنے آپ کو سید کہتے ہیں۔ مگر ہم نے ان کو سید بنتے دیکھا نہیں۔ اس لئے ہم کہہ نہیں سکتے۔ کہ وہ سید ہیں یا نہیں ہیں۔ مگر یہ تو ہمارے سامنے سید بنے ہیں۔ ان کا باپ موچی تھا۔ اور یہ سید کہلانے لگ گئے ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق تو ہم گواہی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے سامنے سید بنے ہیں۔ اس طرح وہ بات بھی کہہ گیا۔ اور شہادت بھی دے گیا۔ تو اس رنگ میں کئی لوگ اپنی طرف بعض خوبیاں منسوب کر لیتے ہیں حالانکہ وہ خوبیاں ان میں پائی نہیں جاتیں۔

قادیان میں ہی

ایک مخلص آدمی

تھے۔ اب تو وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ وہ اپنے آپ کو مغل کہنے لگ گئے تھے۔ ایک دفعہ ان کے گاؤں کے بعض لوگ یہاں آئے۔ اور بڑے جوش سے کہنے لگے۔ کہ ہم تو اسے مارینگے۔ کیونکہ وہ حضرت صاحب کی ہتک کرتا ہے۔ اصل میں وہ موچی ہے۔ اور سارا گاؤں اس بات کو جانتا ہے۔ مگر یہاں آکر وہ مغل بن بیٹھا ہے۔ میں نے انہیں کہا اس میں حضرت صاحب کی کوئی ہتک نہیں بلکہ عزت ہے۔ کہ جو لوگ مغل نہیں، وہ بھی اب مغل بننا چاہتے ہیں۔ بعد میں میں نے اس دوست سے دریافت کرایا۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہم نے حضرت صاحب کی بیعت کر لی۔ تو اس کے بعد اگر مغل نہیں ہونگے تو اور کیا ہونگے

اس رنگ میں

جو بات نہیں پائی جاتی

لوگ اسے بھی اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تاکہ ہمیں بھی اعزاز حاصل ہو جائے۔ دنیا میں عام طور پر ہم دیکھتے ہیں باپ طبیب ہوتا ہے تو اسکے بیٹے بھی حکیم جی کہلاتے ہیں۔ باپ اچھا صناع یا مستری ہو۔ تو اسکے بیٹے کو بھی لوگ مستری کہنے لگ جاتے ہیں۔ چاہے وہ تھوڑا چلانا بھی نہ جانتا ہو۔ تو انسان کے اندر یہ بڑی رغبت پائی جاتی ہے۔ کہ خواہ اس کے اندر کوئی حقیقت پائی جائے یا نہ پائی جائے۔ لوگوں میں اسکو عزت حاصل ہو جائے۔ جہاں تک دنیوی عزت اور شہرت کا تعلق ہے۔ اگر انسان کے اندر کوئی خوبی نہ ہو۔ تب بھی لوگوں کے اندر اس کی عزت قائم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ لوگ دوسرے کے حالات سے واقف نہیں ہوتے۔ لیکن بعض عزتیں ایسی ہیں جو صرف خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اگر ان عزتوں کے حصول کے لئے بھی انسان صرف نام پر کفایت کرے۔ اور اصل خوبی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ تو اس سے زیادہ گئی گزری حالت اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔ اس کی حالت بالکل ویسی ہی ہوگی۔ جیسے کہتے ہیں ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

مثال کے طور پر دیکھ لو

دو الفاظ

مسلمانوں میں نہایت کثرت کے ساتھ رائج ہیں۔ ایک اسلام کا لفظ اور دوسرا ایمان۔ مسلمان کہلانے والے پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان کہلائیں۔ وہ پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ مومن کہلائیں۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں اٰمَنَّا ہم ایمان لائے۔ مگر فرماتا ہے تم اٰمَنَّا نہ کہو۔ کیونکہ ابھی حقیقت ایمان تمہارے قلوب میں داخل نہیں ہوئی۔ تم صرف یہ کہو کہ اَسْلَمْنَا۔ (الحجرات ع ۲)

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

ہم نے اسلام کی ایک ظاہری شکل اختیار کی ہے حقیقت ہمارے اندر پیدا نہیں ہوئی۔ یوں کسی مسلمان سے پوچھو کہ کیا تم مومن ہو۔ تو وہ دلیری سے کہہ دیگا کہ کیوں نہیں خدا کے فضل سے میں مومن ہوں بلکہ آجکل تو ہمارے خلاف مسلمانوں کی زیادہ تر بحث ہی یہ رہتی ہے کہ احمدی ہمیں مومن نہیں کہتے حالانکہ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قرآن اور اسلام پر ایمان لائے تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی منع کرتا ہے کہ تم اپنے آپ کو مومن مت کہو ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم ظاہر میں اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس سے زیادہ تمہارے اندر کوئی حقیقت نہیں پائی جاتی حالانکہ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اسلام میں داخل ہوئے تھے اور جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ تم اپنے آپ کو مومن مت کہو تم صرف یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اُن کی حالت پر اگر ہم غور کریں اور اُس کے مقابلہ میں

موجودہ مسلمانوں کی حالت

دیکھیں تو آجکل کے مسلمان عملی حالت میں اُن سے بھی زیادہ کمزور نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ اکثر نمازیں پڑھتے تھے اور آجکل اکثر نمازیں نہیں پڑھتے۔ وہ لوگ زکوٰۃ بھی دیتے تھے اور گو زکوٰۃ دیتے وقت اُن کے دل میں بشاشت نہ ہو مگر وہ مانتے تھے کہ زکوٰۃ کا مسئلہ درست ہے۔ بعد میں بیشک انہوں نے ایک دفعہ بغاوت بھی کی اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دینگے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ زکوٰۃ دیتے تھے۔ لیکن آجکل کے مسلمان تو زکوٰۃ دیتے ہی نہیں پھر رمضان کے روزے ہیں وہ لوگ روزے رکھتے تھے چاہے روزہ کی حالت میں لڑائی بھڑائی کر لیں مگر مسلمانوں میں سے تو اکثر روزے رکھتے ہی نہیں۔ اسی طرح حج کو لے لو وہ لوگ حج بھی کیا کرتے تھے بلکہ اس کثرت سے اُن میں حج کا رواج تھا کہ اب تک عرب میں کسی غیر حاجی کا تلاش کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہاں تو جن لوگوں پر حج فرض ہے۔ وہ بھی اس کو ادا نہیں کرتے۔ ہزار میں سے کوئی ایک ہوتا ہے۔ جو حج کرتا ہے۔ باقی سب حج کے تارک ہوتے ہیں۔ تو جن لوگوں کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے آپ کو مومن مت کہو ابھی تم صرف اسلام میں داخل ہوئے ہو اور ظاہر کے لحاظ سے اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہو اُن کے سامنے اگر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو رکھا جائے۔ اور

اگر مسلمان کہلانیوالوں کو مسلمان سمجھا جائے

تو یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے اعراب کو صدیق کہنا چاہیئے اور اگر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ یہ مومن ہیں تو پھر اُن کے متعلق یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ ولی اللہ تھے حالانکہ وہ لوگ جو موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے مقابلہ میں صدیق کہلا سکتے ہیں جو موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے مقابلہ میں ولی اللہ کہلا سکتے ہیں اللہ تعالےٰ اُن کے متعلق بھی فرماتا ہے۔ کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے ہیں تم صرف یہ کہو کہ ہم نے ظاہر میں اسلام کو قبول کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے یہ سبق رکھا ہے۔ کہ صرف ظاہری طور پر کسی روحانی سلسلہ میں شامل ہو جانا انسان کو حقیقی طور پر مومن نہیں بنا دیتا وہ صرف مسلم کہلا سکتا ہے۔ ورنہ مومن ہونا ایک بہت بڑا مقام ہوتا ہے۔ جو کئی مرحلے طے کرنے کے بعد انسان کو حاصل ہوتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ

مومن کون ہوتا ہے

اس سوال کو اللہ تعالےٰ نے اسی جگہ حل کر دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ ہماری مومن سے کیا مراد ہے لوگ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم مانتے ہیں کہ اللہ ہے اور ہم مانتے ہیں کہ قرآن خدا کی کتاب ہے۔ اور ہم مانتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے رسول ہیں۔ اسلئے ہم مومن ہیں حالانکہ قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ مومن کی یہ تعریف ہے۔ بلکہ قرآن کریم میں مومن کی یہ تعریف کی گئی ہے۔ کہ انما المومنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ اولٰئک ھم الصادقون (الحجرات ع ۲)

یہ تعریف ہے۔ جو مومن کی کی گئی ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اسکے سوا اور کوئی مومن نہیں انّما کا لفظ کہہ کر صاف طور پر بتا دیا گیا ہے کہ مومن کی سوائے اس کے اَور کوئی تعریف نہیں یعنی مومن صرف یہی لوگ ہیں اور کوئی نہیں۔ پس انّما کے لفظ سے باقی سب تشریحات کی نفی کر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ

ایمان تین حالتوں کے بغیر

کبھی کامل نہیں ہوتا۔

اوّل انسان اقرار کرے۔ کہ مَیں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لایا ہوں۔

دوم :۔ انسان دل میں اس عقیدہ پر پورا یقین رکھتا ہو۔ یہ نہ ہو کہ اسکے دل میں کوئی شبہ یا وسوسہ پایا جاتا ہو۔

تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنے مال اور اپنی جان دونوں کو خدا تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرے۔ نماز کی صورت میں جان مانگتا ہے تو نماز پڑھے۔ روزہ کی صورت میں مانگتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

یکم ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش مطابق یکم جنوری ۱۹۴۵ء

آج کی بعد نماز مغرب کی مجلس میں مختلف امور کے متعلق حضور گفتگو فرماتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد کے متعلق فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کے والد فوت ہوئے تو ان کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ ان کو پیچش کی بیماری تھی۔ چارپائی کے پاس ہی پاخانہ کرنے کا انتظام تھا۔ آپ پاخانہ کے لئے اُٹھنے لگے تو نوکر نے سہارا دینا چاہا۔ مگر آپ نے جھٹکا دے کر پیچھے ہٹا دیا اور کہا میں ایسا گیا گذرا نہیں۔ کہ تم سہارا دیتے ہو۔ جب پاخانہ سے اُٹھ کر لیٹے تو نزع کی حالت طاری ہو گئی۔ مگر پھر بھی ایسی ہمت تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دیکھو غلام احمد اس کو کہتے ہیں غرغرہ کی حالت۔ دراصل پرانے زمانہ کے لوگ اس قسم کے اُصول جانتے تھے۔ کہ آخری دم تک ہمت قائم رہتی تھی۔

ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ انگریزوں کی سلطنت کی حفاظت اور ان کی کامیابی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیوں دعائیں کیں حضور بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لئے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ حالانکہ انگریز مسلمان نہیں۔

اس کے جواب میں حضور نے جو ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ اس سوال کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو جو نظارے دکھائے گئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ ایک گرتی ہوئی دیوار بنا دی گئی۔ جس کی وجہ بعد میں یہ بیان کی گئی۔ کہ اس کے نیچے خزانہ تھا۔ جس کے مالک چھوٹے بچے تھے۔ دیوار اس لئے بنا دی گئی۔ کہ ان لڑکوں کے بڑے ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ نہ لگے۔ اور ان کے لئے محفوظ رہے۔ یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ضروری ہے۔ کہ اس دیوار کو قائم رکھا جائے۔ تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت کے قبضہ میں نہ چلا جائے۔ جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائیگی۔ اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ یہ وجہ ہے انگریزوں کی حکومت کے لئے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔

تو روزے رکھے۔ زکواۃ کی صورت میں مال مانگتا ہے۔ تو زکواۃ دے۔ حج کی صورت میں جان مانگتا ہے۔ تو حج کرے۔ صدقہ و خیرات کی صورت میں مال مانگتا ہے۔ تو صدقہ و خیرات کرے۔ اور اگر وہ جان اس لئے مانگتا ہے۔ کہ ماریں کھاؤ۔ اور چپ رہو۔ گالیاں سنو اور خاموش رہو۔ تو انسان ماریں کھائے۔ اور جواب نہ دے گالیاں سنے اور خاموشی اختیار کرے۔ اگر وہ یہ کہے۔ کہ لوگوں کو علم پڑھاؤ۔ تو انسان علم پڑھانے کی طرف متوجہ ہو جائے اگر وہ یہ کہے۔ کہ دین کی تبلیغ کے لئے باہر نکل جاؤ۔ تو وہ دین کی تبلیغ کے لئے باہر نکل جائے۔ اگر کہے کہ دنیا کی ہدایت اور رشد کے لئے اپنے اموال قربان کرو۔ تو وہ اپنے اموال قربان کردے۔ غرض جاھدوا باموالھم وانفسھم میں وہ تمام پہلو شامل ہیں۔ جن میں مال اور جان دونوں خرچ ہوسکتے ہیں۔ اور جس کے نتیجہ میں انسان کی عملی زندگی خدائی احکام کے تابع ہو جاتی ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تین چیزیں ایسی ہیں۔ جن کے بغیر تم مومن نہیں کہلا سکتے۔

اول! یہ کہ تم ایمان کا اظہار کرو۔

دوم۔ ان عقائد کی سچائی پر پورا یقین اور وثوق رکھو۔ تمہارے دل کے کسی کونہ میں بھی کوئی شبہ نہ ہو۔

سوم۔ یہ یقین اتنے کمال کو پہنچ جائے۔ کہ اگر تمہیں اپنا مال خدا کی راہ میں قربان کرنا پڑے۔ تو بے دریغ کردو۔ جان قربان کرنی پڑے۔ تو بخوشی قربان کردو۔ گویا انسان کے جوارح اور اس کی نیتیں اور اس کے ارادے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے تابع ہو جائیں۔ انسان عبادت اور قربانی کو اپنا شعار بنالے۔ اموال اس کی نگاہ میں بے حقیقت ہو جائیں۔ اور وہ اپنی سب چیزیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ فرماتا ہے یہ شخص ہے جسے ہم مومن کہتے ہیں۔ اور جو

مومن ہونے کا دعوے کرنے میں حق بجانب

سمجھا جاسکتا ہے۔ اب اگر یوں پوچھو تو ہر شخص کہہ دیگا۔ کہ میں مومن ہوں بلکہ اگر کوئی اس کے مومن ہونے کا انکار کرے تو وہ لڑ پڑیگا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کتنے ہیں جو اس تعریف کے ماتحت مومن ثابت ہوتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جن میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ اگر غور سے کام لیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگ اقرار باللسان کا نام ہی ایمان رکھ لیتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو مومن نہیں کہتا۔ پس بہت سے لوگ تو اس طرح ایمان کی تعریف سے خارج ہو جائیں گے۔ پھر جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی بہت سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے دلوں میں شکوک و شبہات ہوتے ہیں۔ اور وہ ثم لم یرتابوا کی قید کے ماتحت نہیں آتے کیونکہ ان کے دل مرتاب ہوتے ہیں۔ وہ صرف قومی لحاظ سے اپنے آپ کو مسلم یا مومن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ کہا۔ کہ ہمارا خدا اور اسکے رسول پر ایمان نہیں۔ تو ساری قوم ہمیں لعنت ملامت کریگی۔ یا اگر ہم نے کہہ دیا۔ کہ فرشتے نہیں ہیں۔ یا قضا و قدر کا انکار کردیا۔ تو لوگوں میں ہماری مخالفت بڑھ جائیگی۔ بلکہ

عجیب بات

یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو دین سے متنفر ہوتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ خدا پر ایمان ہوتا ہے۔ نہ اس کے رسولوں پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ بھی دوسروں کو ہی بے ایمان کہتے ہیں۔ اپنے متعلق یہی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم باایمان ہیں۔ اور اس سے ان کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ لوگوں کو ہماری بے ایمانی کی طرف توجہ پیدا نہ ہو۔ وہ صرف دوسروں کو ہی بے ایمان سمجھتے رہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ جو زیادہ شور مچا رہے ہوتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ بڑے بے ایمان ہیں۔ در اصل وہ خود بے ایمان ہوتے ہیں۔ مگر اپنی بے ایمانی کو چھپانے کا ڈھنگ یہ نکالتے ہیں۔ کہ دوسروں کو بے ایمان کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے

قصہ مشہور ہے

کہ ایک بادشاہ ایک دفعہ اپنے ایک درباری پر ناراض ہوا۔ اور سزا کے طور پر اسنے سب لوگوں کے سامنے اسے ننگا کر دیا۔ اس شخص کے دل میں غصہ پیدا ہوا۔ اور وہ بادشاہ سے کہنے لگا۔ میں نے بھی کسی دن اگر آپ کو ساری پبلک کے سامنے ننگا نہ کیا۔ تو آپ سمجھ لیں۔ میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ اور کچھ مدت تک غائب رہا۔ بادشاہ نے اسے بہت تلاش کرایا۔ مگر وہ نہ ملا۔ کچھ عرصہ گزرا تو اس شہر میں ایک شخص جو ظاہر میں بہت بڑا بزرگ نظر آتا تھا آیا۔ اور اس نے عبادت اور چلہ کشی شروع کردی۔ لوگوں میں رفتہ رفتہ یہ خبر مشہور ہونی شروع ہوئی کہ ایک بہت بڑے بزرگ ہمارے شہر میں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ عقیدت کے طور پر لوگوں نے اس کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ وہ اس کے سامنے مال رکھیں تو وہ اسے اٹھا کر پرے پھینک دے۔ اور کہے مجھے تمہارے مال کی کیا ضرورت ہے۔ خدا مجھے اپنے پاس سے رزق دیتا ہے۔ کوئی اشرفیاں پیش کرے۔ تو وہ ان کو رد کردے۔ اور کہے لے جاؤ ان اشرفیوں کو مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ آخر جب زیادہ شہرہ ہوا تو بڑے بڑے معزز آدمیوں نے اس کے پاس آنا شروع کر دیا۔ اور وہ اس کے سامنے ہزاروں لاکھوں روپے نذرانہ کے طور پر پیش کرتے۔ مگر وہ سب روپیہ رد کر دیتا۔ اس طرح لوگوں کے دلوں پر اس کی ایسی دھاک بیٹھ گئی۔ کہ بادشاہ کے دل میں بھی اسکی ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ اور درباریوں نے اس کے پاس آکر کہا کہ بادشاہ سلامت آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ آپ دربار میں چلیں۔ تاکہ وہ آپ سے ملاقات کرسکیں۔ وہ کہنے لگا مجھے دربار میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ جو شخص برکت لینا چاہتا ہے۔ وہ خود میرے پاس آئے۔ آخر وزراء نے بادشاہ سے کہا معلوم نہیں یہ بزرگ اس شہر سے کب چلے جائیں بہتر ہے کہ آپ خود ہی کسی وقت اس کی ملاقات کے لئے تشریف لے چلیں۔ بادشاہ نے منظور کر لیا۔ اور وہ ایک دن اس سے ملنے کے لئے آیا۔ اس نے بادشاہ سے اس قسم کی تصوف کی باتیں کیں۔ کہ بادشاہ بہت ہی متاثر ہوا۔ دوسری دفعہ وہ پھر اس سے ملنے کے لئے گیا۔ تو وہ بزرگ کہنے لگا۔ مجھے کشفی حالت میں فرشتوں نے ایک حلۂ جنت دیا ہے۔ تاکہ میں آپ کو پہناؤں۔ مگر چونکہ وہ جنت کا حلہ ہے۔ اس لئے آپ شہر میں ڈھنڈورا دے دیں۔ کہ اس دن سب لوگ جمع ہو جائیں تاکہ ان کے سامنے آپ کو وہ

حلۂ جنت

پہنایا جائے۔ مگر وہ حلۂ جنت ایسا ہے۔ جو صرف حلال زادوں کو نظر آئیگا حرام زادوں کو نظر نہیں آئیگا۔ بادشاہ نے اعلان کر دیا اور سب لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ اس نے پہلے بادشاہ کی پگڑی اتاری۔ اور پھر ہاتھ سے اسکے سر پر چکر دینے شروع کر دیئے۔ اور کہنے لگا بادشاہ سلامت کو عمامہ جنت باندھا جا رہا ہے۔ چونکہ اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ یہ لباس حرام زادوں کو نظر نہیں آئیگا۔ صرف حلال زادے ہی اس کو دیکھ سکیں گے۔ اس لئے گو کسی کو کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ مگر ہر شخص یہی کہتا تھا۔ کہ بڑا اچھا عمامہ ہے۔ کیونکہ وہ ڈرتے تھے۔ کہ اگر ہم نے یہ کہا۔ کہ عمامہ تو نظر نہیں آرہا۔ تو ہم حرام زادے مشہور ہو جائینگے۔ چنانچہ جوں جوں وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا اور کہتا کہ عمامہ جنت باندھا جارہا ہے۔ تو سب لوگ کہتے کیا اچھا رنگ ہے۔ کیسی اعلےٰ بناوٹ ہے۔ کتنا خوبصورت عمامہ ہے۔ اور ہر شخص دوسرے سے زیادہ تعریف کرنے کی کوشش کرتا۔ تا دوسرے کو یہ پتہ نہ لگ جائے۔ کہ میں حرام زادہ ہوں حلال زادہ نہیں۔ اس کے بعد اس نے بادشاہ کا کرتہ اتارا۔ اور جنت کا کرتہ اسے پہنانا شروع کر دیا۔ بادشاہ بھی تعریف کرتا جاتا۔ کہ بہت عمدہ ہے وزراء بھی تعریف کرتے چلے جائیں۔ کیونکہ اگر وہ کہتے۔ کہ ہمیں تو کوئی کرتہ نظر نہیں آرہا تو یہ سمجھا جاتا۔ کہ وہ حرام زادے ہیں۔ حلال زادے نہیں۔ اسی طرح اس نے بادشاہ کا پاجامہ اتارا۔ اور پھر اسے

ننگ دھڑنگ ہاتھی پر سوار

کرکے کہا کہ اب سارے شہر میں بادشاہ سلامت کا جلوس

نکالا جائے اس خوشی میں کہ خدا نے انہیں حلۂ جنت پہنایا ہے۔ چنانچہ جلوس روانہ ہوا۔ اور تمام لوگوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے کہ سبحان اللہ کتنا اعلیٰ حلۂ جنت ہے جو بادشاہ سلامت کو پہنایا گیا ہے۔ سب لوگ جانتے تھے کہ بادشاہ ننگا بیٹھا ہے۔ مگر وہ کچھ کہ نہیں سکتے تھے۔ جانتے تھے کہ اگر ہم نے کہا کہ ہمیں تو کوئی حلہ نظر نہیں آرہا تو ہم حرام زادے قرار پائینگے۔ چنانچہ انہوں نے تو کچھ نہ کہا مگر ایک جگہ بچے جمع تھے انہوں نے جب بادشاہ کو ہاتھی پر ننگا بیٹھے دیکھا تو شور مچا دیا کہ بادشاہ ننگا جا رہا ہے۔ اُن کا یہ کہنا تھا۔ کہ اور لوگوں میں بھی شور مچ گیا کہ بادشاہ ننگا جا رہا ہے۔ اور سب نے ادہر اُدہر بھاگنا شروع کر دیا۔ بادشاہ بھی ایک چادر اوڑھ کر شرمندگی سے گھر پہنچا۔ آخر جب تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ ولی اللہ وہی شخص تھا جسے بادشاہ نے دربار میں ننگا کیا تھا۔ اور جس نے کہا تھا کہ میں بھی کسی دن بادشاہ کو ننگا کر کے رہوں گا۔

یہی حال مسلمانوں کا ہے جتنا اُن میں سے کوئی بے دین ہے۔ اُتنے ہی وہ نعرے لگاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ فلاں بے دین ہے فلاں بے دین ہے۔ تاکہ لوگوں کو یہ خیال رہے کہ وہ خود دیندار ہے۔ بے دینی صرف دوسرے لوگوں میں ہی پائی جاتی ہے۔

تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مومن وہ ہیں جو ایمان لانے کے بعد لم یرتابوا۔ شک و شبہات میں مبتلا نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے ایمان کی صداقت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ میرے پاس کئی لوگ آتے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ سچی بات تو یہ ہے کہ ہم رسمی طور پر اسلام کو سچا مانتے ہیں ورنہ ہمارے دلوں میں

اسلام کی صداقت

کا کوئی یقین نہیں۔ اسی پر ہم دوسرے مسلمانوں کا قیاس کر سکتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ کچھ لوگ دلیری سے اپنی قلبی کیفیات کا اظہار کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے نقص کو چھپاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اُن کا عیب لوگوں کو معلوم نہ ہو۔

ایمان کی تیسری شرط اللہ تعالےٰ نے ایسی رکھی ہے۔ کہ اُس سے انسان بالکل ننگا ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے۔ وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ مومن وہ ہیں جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو خرچ کرتے ہیں۔ یہاں آکر

مسلمان بالکل ننگے

ہو جاتے ہیں کیونکہ نہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں نہ روزے رکھتے ہیں۔ نہ زکوٰۃ دیتے ہیں نہ حج کرتے ہیں نہ تبلیغ کے لئے باہر جاتے ہیں نہ بیواؤں کی ہمدردی کرتے ہیں۔ نہ یتیموں کی خبر گیری کرتے ہیں نہ کسی اور نیک کام میں حصہ لیتے ہیں۔ بلکہ بیوائیں اُن کے پاس آئیں تو وہ اُن کی عصمت دری کی کوشش کرتے ہیں۔ کمزور آجائیں تو اُن کو غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ افسر ہوں تو ماتحتوں کو دق کرتے ہیں۔ ماتحت ہوں تو افسروں کی بغاوت کرتے ہیں۔ غرض جیسے بھیڑیا دوسروں کو چیرتا پھاڑتا ہے اسی طرح وہ لوگوں کو چیرنے پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا انہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا۔ اور جو لوگ بھیڑیئے بن جائیں انہوں نے بھلا خدا کی بادشاہت میں کیا داخل ہونا ہے حضرت مسیح ناصریؑ نے اسی لئے کہا تھا کہ میرے ماننے والے بھیڑیں ہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ انسان بھیڑ بن کر ہی

خدا تعالیٰ کی محبت

حاصل کر سکتا ہے بھیڑیا بن کر اُس کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو لوگ بھیڑیا بنینگے خدا تعالےٰ کے فرشتے ان کو جنت کے دروازے پر بھی نہیں آنے دینگے۔

پس یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان صرف زبان سے بعض باتوں کو مان لینے کا نام نہیں بلکہ ایمان کے تین درجے ہیں۔

اوّل :۔ اقرار باللسان۔

دوم :۔ نہ صرف زبان سے اقرار بلکہ پورا یقین اور وثوق کہ اللہ تعالےٰ کے احکام سچے ہیں اور اُن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

تیسرے یہ یقین اتنا غالب آجائے کہ اُس کا مال اور اُس کی جان دونو چیزیں طبعی طور پر خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ ہونی شروع ہو جائیں۔ گویا وہ نہ جان کو اپنی جان سمجھے۔ نہ مال کو اپنا مال سمجھے بلکہ پورے شرح صدر سے بشاشت اور دلی انبساط کے ساتھ ان کو خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ یہی ایمان کی اصل علامت ہے۔ جبتک انسان تکلف سے اپنے مال اور اپنی جان کو خرچ کرتا ہے۔ اُس وقت تک وہ

صرف مومن مجاہد

کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ باربار کوشش کرتا ہے۔ کہ اُس کے اندر ایسی کیفیت پیدا ہو جائے کہ اُس کا اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنا مال یا اپنی جان خرچ کرنا دوبھر نہ رہے۔ اگر اس حالت میں ہی وہ فوت ہو جائے تب بھی وہ نجات ضرور پا جائیگا کیونکہ اسکی مثال اُس شخص کی سی ہوگی جو فتح حاصل کرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ اور جو سپاہی فتح حاصل کرنے سے پہلے مر جائے اسے کوئی غدّار نہیں کہا کرتا۔ پس وہ مومن مجاہد تو ضرور ہے۔ ناجی بھی ضرور ہے۔ مگر مومن کامل نہیں۔

مومنِ کامل

وہی ہے۔ کہ جب جہاد فی سبیل اللہ کا وقت آئے تو اُس کے اندر واقعہ میں ایسی حس ہو کہ مال طلب کرنے پر وہ بے دریغ مال قربان کر دے اور جان طلب کرنے پر وہ جان قربان کر دے۔ اسے یہ محسوس نہ ہو کہ مجھ پر کوئی بوجھ ڈالا گیا ہے۔ یا میرے منشاء کے خلاف کوئی حکم مجھے دیا گیا ہے۔ جس طرح ماں اپنے بچہ کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہتی ہے اسی طرح جب اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور اپنا مال دے دو تو وہ مال اٹھائے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کر دے۔ جب اُسے کہا جائے کہ آؤ اور اپنی جان پیش کرو تو وہ اٹھے اور اپنی جان خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے حاضر کر دے۔ دنیا میں کوئی ماں یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ اُس کا بچہ بھوکا مرے بلکہ وہ اس کی حفاظت اور پرورش کے لئے ہر قسم کی تکلیف پوری بشاشت سے اپنے نفس پر برداشت کرتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسے کہے کہ وہ یہ تکلیف کیوں اٹھاتی ہے تو وہ بُرا مناتی ہے۔ اسی طرح ایک مومن خدا تعالےٰ کے دین کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ان قربانیوں میں اسے اسقدر سرور حاصل ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے ورغلائے اور کہے کہ ان قربانیوں میں کیوں حصہ لیتے ہو تو وہ بُرا مناتا ہے۔ جیسے ایک بھوکا بچہ اپنی ماں کے پستانوں سے دودھ پی کر اپنی بیقراری دُور کرتا ہے اسی طرح ایک مومن خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرتا ہے۔ تو اسے راحت حاصل ہوتی ہے۔ مال قربان کرتا ہے تو اسے راحت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی ساری عزت اور اپنا سارا آرام انہی قربانیوں میں دیکھتا ہے یہی شخص مومن ہوتا ہے۔ اور یہی وہ ایمان ہے جو ہم میں سے ہر شخص کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے پس

ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون سوائے ان لوگوں کے اور کوئی مومن نہیں۔

نیروبی میں ام طاہر لائبریری کا قیام

حضرت سیدہ ام طاہر احمد مرحومہ مغفورہ ایسے مشفق اور نافع الناس وجود کی یادگار کی یہ بھی ایک بہترین صورت ہے۔ کہ ان کے نام سے کسی ایسے ملک میں جہاں عام لوگوں کو احمدیہ لٹریچر ملنا بہت مشکل ہو۔ ایک مکمل اور اعلیٰ پایہ کی لائبریری قائم کی جائے۔ چنانچہ سیدہ مرحومہ کے پیارے بھائی مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی نے جبکہ آپ مشرقی افریقہ میں تھے اُم طاہر لائبریری کے قیام کا اعلان اس علاقہ کی جماعت احمدیہ میں کیا۔ اور خود ان کے پاس کتب کا جو قیمتی ذخیرہ تھا۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب اعلےٰ درجہ کی مجلد تھیں۔ اس لائبریری کیلئے دیدیں۔ نیز صحیح بخاری کی تمام مکمل جلدیں۔ مشکوٰۃ تجرید بخاری دیگر حوالجات اور انگریزی کی چیدہ کتب بھی پیش کر دیں معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے مخلصین نے اس لائبریری کیلئے فنڈ کھول دیا ہے۔ اور جنگ کے بعد ایک بڑے پیمانہ پر لائبریری اور ام طاہر احمدیہ ہال تعمیر کئے جائینگے۔ فی الحال یہ لائبریری مسجد احمدیہ نیروبی کے ساتھ ملحقہ کمرہ میں ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے نافع الناس بنائے اور اس یادگار میں حصہ لینے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرنے والوں کو جزائے خیر دے ؎

ذکر حبیب علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کی ایمان افزا باتیں

(۱)

۲۶ر دسمبر جلسہ سالانہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اسکی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے:۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

۱۔ تمہید

اللہ کریم کا شکر ہے کہ باوجود اکثر علیل رہنے کے اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ میں آج پھر اس جلسہ میں ذکر حبیب کی کچھ باتیں احباب کرام کو سناؤں۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ کریم اپنے فضل اور رحم اور کرم کے وسیلہ سے اس تقریر کو میرے اور سننے اور پڑھنے والوں کے لئے ازدیادِ ایمان و عرفان اور اپنی پاک رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنائے آمین۔

مکرمی ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے جب مجھے ذکر حبیب پر تقریر کرنے کے واسطے فرمایا۔ تو میں نے سوچا۔ کہ اس سال کے جلسہ میں میں ان امور کا تذکرہ کروں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مبارک زمانہ میں مجھے حضور کے طفیل خدمت دین اسلام کی کیا توفیق ملی۔ اس تھوڑے سے وقت میں سب باتیں تو بیان نہیں ہوسکتیں۔ مگر بعض باتیں بطور نمونہ بیان کردی جائینگی۔

عبرانی زبان سیکھنا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل جن دینی خدمات میں حصہ لینے کی مجھے توفیق حاصل ہوئی۔ ان میں سے ایک عبرانی زبان کا سیکھنا اور اس کے ذریعہ تورات اور صحف انبیاء میں سے پیشگوئیوں کا نکالنا ہے۔ اس امر کا ذکر سامعین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ میں نے عبرانی زبان کس طرح سے سیکھی اور اسے سیکھ کر دین اسلام کی تائید میں کیا باتیں پیش کیں۔ اسکی ابتداء یوں ہوئی۔ کہ ان دنوں مخالفین اسلام کی طرف سے ایک اعتراض پیش ہوا۔ کہ پہلی کتب مقدسہ جن قوموں کے واسطے نازل ہوئیں۔ ان کی زبان میں وہ کتابیں نازل ہوئیں۔ قرآن شریف کے متعلق جو دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تمام قوموں اور تمام ملکوں کے واسطے ہے۔ تو پھر کیا سبب ہے۔ کہ یہ کتاب صرف عربی زبان میں نازل ہوئی۔ جو ایک ہی ملک کی اور ایک ہی قوم کی زبان تھی۔

عربی ام الالسنہ

اس اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ تمام زبانیں جو دنیا میں رائج ہیں۔ دراصل عربی زبان سے ہی نکلی ہیں۔ تمام قوموں کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ جو مکہ میں تھے۔ اور اسی واسطے مکہ کو قرآن شریف میں ام القریٰ کہا گیا ہے۔ یعنی تمام بستیوں کی ماں۔ اور عربی زبان کو ام الالسنہ کہا جاتا ہے۔ یعنی تمام زبانوں کی ماں۔ ہر ایک شخص اور قوم کو اس زبان کا سیکھنا آسان ہو سکتا ہے۔ جو تمام زبانوں کی ماں ہے۔ کسی دوسری زبان کی طرف رجوع کرنے کی نسبت اس زبان کی طرف رجوع کرنا زیادہ سہل ہے۔ جس سے ہماری زبان نکلی ہے۔ اس لئے شریعت کی آخری کتاب عربی زبان میں نازل ہوئی۔ کیونکہ اس کا پڑھنا اور سیکھنا ہر قوم اور زبان کے واسطے برابر ہے۔ اس امر کو ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مختلف رائج الوقت زبانوں کے الفاظ کی فہرستیں بنوائیں۔ انگریزی۔ فارسی۔ سنسکرت اور بعض دیگر زبانوں کی فہرستیں تیار کی گئیں۔ ان فہرستوں کے تیار کرنے میں یہ عاجز بھی مصروف رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان فہرستوں میں سے ایک ایک لفظ لیکر ثابت کیا۔ کہ یہ سب الفاظ عربی سے نکلے ہیں۔ اور بعض اصول قائم فرمائے۔ جن کے ذریعہ یہ امر ثابت کیا گیا۔ اور اس مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب تصنیف کی۔ جس کا نام منن الرحمٰن ہے۔ اس کتاب میں حضورؑ نے بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ تمام زبانوں کا آپس میں اشتراک ہے۔ اور یہ تمام زبانیں عربی زبان سے نکلی ہیں۔ جو کہ سب سے پہلی اور الہامی زبان ہے۔ اور اس میں کمالات خوق العادت پائے جاتے ہیں۔ جب کتاب منن الرحمٰن زیر تصنیف تھی۔ ان ایام میں یہ عاجز لاہور میں ملازم تھا۔ اور رخصت لے کر عموماً قادیان آکر رہتا تھا۔ یا بعض دفعہ صرف اتوار کے لئے آجاتا تھا۔ ایک دفعہ میں آیا ہوا تھا۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ کوئی دینی خدمت میرے سپرد کی جائے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ بھی ثابت کریں۔ کہ عبرانی زبان بھی عربی سے نکلی ہے۔ لیکن یہاں کوئی عبرانی پڑھا ہوا نہیں۔ جو عبرانی زبان کے الفاظ کی فہرست بنائے۔ جیسا کہ اور زبانوں کی فہرستیں ہم نے بنوائی ہیں۔ پس آپ لاہور میں کسی سے عبرانی زبان سیکھنے کی کوشش کریں۔ اور پھر آکر ہمیں سنائیں۔ حضور سے یہ حکم پاکر میں نے لاہور میں بہت تلاش کیا۔ مگر کسی یہودی کا پتہ نہ ملا۔ صرف اتنا معلوم ہوا۔ کہ انارکلی بازار کے چوباروں میں ایک یہودن رنڈی رہتی ہے۔ مگر اس کے پاس جانا میں نے مناسب نہ سمجھا۔ اسی اثناء میں جب مجھے پھر قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ بات عرض کی۔ حضورؑ نے فرمایا۔ آپ اس کے پاس چلے جائیں۔ انما الاعمال بالنیات۔ آپ نیک نیت کے ساتھ جاتے ہیں۔ آپ کے لئے اس میں ثواب ہوگا۔ حضورؑ سے یہ حکم پاکر میں لاہور واپس جانے پر اس یہودن کے ہاں گیا۔ اور اس سے عبرانی زبان سیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو عبرانی نہیں جانتی۔

ایک یہودی استاد

لیکن میرا ہموطن ایک یہودی عنقریب لاہور آنیوالا ہے۔ وہ عبرانی زبان کا عالم ہے۔ آپ مجھے اپنا ایڈریس دے جائیں۔ جب وہ آئیگا۔ میں آپ کو اطلاع کردوں گی۔ چنانچہ چند روز کے بعد اس نے اطلاع دی۔ کہ وہ یہودی عالم آگیا ہے۔ اور انارکلی کی سرائے میں اترا ہوا ہے۔ پس میں اس سے ملنے کے لئے گیا۔ اور اس کے ساتھ عبرانی پڑھنے کے لئے وقت اور فیس مقرر کی۔ قریباً تین ماہ کے عرصہ میں میں نے اتنی عبرانی پڑھ لی۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں الفاظ کی فہرست پیش کرنے کے قابل ہوگیا۔ دراصل عربی جاننے والے کے لئے عبرانی سیکھنا بہت آسان ہے۔

عبرانی عربی سے نکلی ہے۔

تب میں قادیان حاضر ہوا۔ اور وہ فہرست حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے عربی لغت کی بڑی کتاب لسان العرب اپنے پاس رکھ لی۔ اور ایک ایک لفظ کو سنکر اسکو عربی سے نکلا ہوا ثابت کیا۔ اس طرح یہ خدمت خدا تعالےٰ کے فضل سے سرانجام ہوئی۔ اور اس کے بعد جب میں نے عبرانی بائبل کو غور سے پڑھا۔ تو اس میں سے بہت سی پیشگوئیاں حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مجھے ملیں۔ جو کہ اصل عبرانی زبان کے پڑھنے کے سوا سمجھ میں نہ آسکتی تھیں۔ کیونکہ عیسائیوں نے ترجمے ایسے رنگ میں کئے ہیں۔ کہ پیشگوئیاں مشتبہ ہوگئیں۔ میں وہ پیشگوئیاں وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کرتا رہا اور حضور نے اپنی دینی کتابوں میں جو ان دنوں زیر تصنیف تھیں۔ درج کیا۔ چنانچہ ان کتابوں میں عبرانی زبان کے الفاظ کی کاپی نویسی بھی میرے ہاتھ سے ہوئی تھی۔ ان پیشگوئیوں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ (جو احباب زیادہ تفصیل سے دیکھنا چاہیں۔ وہ میری کتاب بائبل کی بشارات بحق سرور کائنات کا مطالعہ کریں)

دانیال نبی کی پیشگوئی

دانیال نبی کی پیشگوئی جو کتاب دانیال کے بارھویں باب میں ہے۔ یہ دوہری پیشگوئی ہے۔ یعنی حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دونوں کا درمیانی وقت ۱۲۹۰ سال بتلایا گیا ہے۔ میں نے یہ پیشگوئی بائبل میں سے نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔ اور حضورؑ نے اسے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۴۱ میں درج کیا۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں عبرانی حروف کی کاپی نویسی بھی میں نے کی تھی۔ اس کے متعلق یہ عرض کردینا ضروری ہے۔ کہ عیسائیوں کے ترجمہ کے ساتھ میں نے بعض الفاظ میں اختلاف کیا ہے۔ عیسائیوں کا کیا ہوا ترجمہ وہاں درست نہیں ہے۔

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

دوسری پیشگوئی یسعیاہ نبی کی ہے۔ باب ۴۱ آیت ۲ جسمیں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صادق کو مشرق سے مبعوث کریگا اور اس کے زمانہ کے کیا نشان ہوں گے۔ اس پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۷۱ پر درج کیا تھا۔

یسوع صلیب پر نہ مرا

یسوع کے صلیب پر نہ مرنے کے متعلق ایک پیشگوئی کتاب یسعیاہ باب ۵۳ میں سے نکال کر میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی تھی۔ جو کہ حضور نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۳۸ پر مع اصل عبرانی درج کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے گا۔ بلکہ بچ جائیگا اور لمبی عمر پائیگا۔

جھوٹا نبی ہلاک ہوگا

جھوٹے نبی کے ہلاک ہو جانے کے متعلق جتنی پیشگوئیوں کے حوالے میں نے عبرانی توریت سے نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کئے - اور حضور نے وہ حوالے اپنی کتاب تتمہ اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۸ پر درج فرمائے -

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا - کہ ہمیں مسیح موعودؑ کا وہ زمانہ ملا جبکہ اسلام اور سلسلہ حقہ کی تائید میں آپ کتابیں لکھ رہے تھے - اور ہمیں حضرت صاحب کی خدمت میں ایسے حوالے پیش کرنے کا موقعہ ملتا رہا - جو دوسری کتابوں سے بطور تائید کے ملتے تھے - اور ہم لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرتے رہے - اور حضور انہیں اپنی کتابوں میں درج کرتے رہے - فالحمد للہ - ثم الحمد للہ

عبرانی جاننا ایک عیسائی کے واسطے موجب قبول اسلام ہوا

جب میں امریکہ میں تبلیغ کرتا تھا - وہاں ایک امریکن جو عبرانی زبان کا ماہر تھا - اکثر ہمارے لیکچروں میں شامل ہوتا اور ہماری تائید کرتا - لیکن ایک لمبے عرصہ تک مسلمان نہ ہوا - ایک دن وہ اچانک دوڑتا ہوا آیا - اور کہنے لگا میں آج مسلمان ہونے کے لئے آیا ہوں - مجھے بہت خوشی ہوئی - اور میں نے دریافت کیا - کہ ہم تو مدت سے آپ کے مسلمان ہو جانے کے منتظر تھے - لیکن آپ بتلایئے کہ آج کیا بات ہوئی جس نے آپ کو اسلام کی طرف اس زور سے کھینچا - اس نے جواب دیا کہ میں عبرانی زبان کی بائیبل پڑھ رہا تھا - تو اس میں میں نے آپ کا نام پڑھا کہ صادق مشرق سے مغرب کو تبلیغ کے واسطے آئے گا - پس مجھے یقین ہو گیا بے شک یہ مذہب جو آپ لائے ہیں سچا ہے - کیونکہ بائیبل میں آپ کے متعلق پیشگوئی ہے - تب میں نے اس کو سمجھایا کہ عبرانی بائیبل میں جس صادق کا ذکر ہے کہ وہ مشرق میں مبعوث ہوگا - وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں - لیکن یہ اتفاق حسنہ ہے کہ جو مبلغ ان کی طرف اس ملک کو بھیجا گیا - اس کا نام بھی صادق ہے -

غرض اس کو کلمہ پڑھایا گیا - اور فارم بیعت پر دستخط کرا کر اس کو داخل اسلام کیا گیا - (باقی)

ضرورت

نور ہسپتال کے لئے ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو کہ لیباریٹری کے کام سے دلچسپی رکھتا ہو اور ڈسپنسنگ کے کام سے بھی واقف ہو تنخواہ حسب لیاقت ہوگی - ایسا ذہین نوجوان جو میٹرک پاس ہو اور کام جلدی سیکھ سکتا ہو بھی درخواست دے سکتا ہے

چارج کیا جائے گا - چندوں کی رقوم اس سے مستثنیٰ ہوں گی -

(۱) پہلے دو ہزار پر ایک آنہ فی سینکڑہ

(۲) دو ہزار سے اوپر پانچ ہزار تک تین پیسے فی سینکڑہ

(۳) پانچ ہزار سے اوپر دو پیسے فی سینکڑہ

محاسب صدر انجمن احمدیہ

سارے نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ میں کوئی غیر مبایع نہیں

۵ر نومبر کے اخبار میں میری ۳۰ر ستمبر کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے - جس میں یہ ذکر ہے کہ میں نے نائیجیریا میں فلاں فلاں مقامات پر "غیر مبایعین" کو تبلیغ کی - یہ رپورٹ اس غرض سے کہ جلد سنسر میں سے گزر سکے انگریزی میں لکھی تھی - اور میں نے اس میں Seceders (جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو جانے والے) کا لفظ استعمال کیا تھا - جس سے ترجمہ کرتے وقت غلط فہمی ہو گئی ہے - دراصل مجھے نائیجیریا میں ایک بھی غیر مبایع یعنی پیغامی نہیں ملا - نائیجیریا میں کچھ احمدیوں کو عدم اطاعت اور مبلغ انچارج سے عدم تعاون کی وجہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جماعت سے علیحدہ کر دیا ہے - کیونکہ عملی طور پر انہوں نے اپنی بیعت فسخ کر دی تھی - یہ لوگ اس وقت تک اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں - اور گزشتہ سال انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بعض شرائط پر تجدید بیعت کی درخواست بھی کی تھی - جو حضور نے اس وجہ سے رد کر دی کہ بیعت بلا شرط ہونی چاہیئے - اور ارشاد فرمایا تھا - کہ پہلے اپنی اصلاح کریں - پھر بیعت کی درخواست پر غور کیا جائیگا -

میں نے ان لوگوں کو تبلیغ کی تھی - تا کہ اپنے ناروا اعمال سے تائب ہوں - ورنہ مجھے تو سارے نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ میں ایک بھی غیر مبایع نظر نہیں آیا - البتہ ایک وقت تھا - کہ ملک سیرالیون میں غیر مبایعین کا پراپیگنڈا زوروں پر تھا - یہاں تک کہ لوکل غیر احمدیوں نے دو بار غیر مبایع مبلغ کا لاہور سے مطالبہ کیا - اور اس کا سفر خرچ بھی پیشگی جمع کرا دیا - لیکن آخر کئی سال انتظار کرنے کے بعد ۱۹۳۶ء میں مولوی غلام نبی صاحب مسلم بی - اے منشی فاضل سابق پرسنل اسسٹنٹ جناب مولوی محمد علی صاحب اور قائم مقام ایڈیٹر پیغام صلح بطور مبلغ سیرالیون پہنچے - لیکن پانچ ہفتہ کے اندر اندر نہایت ناکامی کی حالت میں واپس ہندوستان چلے گئے - یہاں تک کہ واپسی کے لئے ایک لوکل مسلم رئیس سے ۳۰ پونڈ قرضہ لیا - جس میں سے تا حال صرف پانچ چھ پونڈ واپس کئے گئے ہیں -

اس واقعہ کے بعد سیرالیون کے جملہ مسلمان لاہوریوں سے سخت بدظن ہو گئے - سارے سیرالیون میں چھ سال کے عرصہ میں مجھے صرف ۲ غیر مبایع ملے - جن کی موجودہ حالت یہ ہے - کہ وہ ہمیں ایک سال کے اندر اس قدر چندہ دیتے ہیں - جو انہوں نے دس سال میں بھی لاہور نہ بھیجا ہوگا - ہمارے اخبارات خریدتے ہیں - اور خوب جانتے ہیں - کہ لاہور میں سوائے پراپیگنڈا اور اشتہار بازی کے اور کچھ نہیں - اللہ تعالیٰ جلد از جلد ہدایت عطا فرمائے - خاکسار نذیر احمد مبلغ سیرالیون از ...

تاجروں اور صناعوں کیلئے اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق سب تاجروں اور صناعوں نے ابھی تک اپنے نام پتے اور دیگر تفصیلات سے جیسا کہ پہلے "الفضل" میں اعلان ہو چکا ہے اطلاع نہیں دی لہٰذا درخواست ہے کہ جلد از جلد دفتر تحریک جدید میں بنام ناظم تجارت اطلاع ارسال فرمائیں - تا کہ فہرست مکمل کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جا سکے - ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

اصفہانی چائے

اس نام کی چائے جس کا اشتہار "الفضل" میں شائع ہوا ہے - اس کے لائن بریسٹلڈ (ٹریڈ مارک) کی چائے استعمال کرنے کا مجھے بھی موقع ملا - جسے پینے والوں نے بہت پسند کیا - خوشبو اور ذائقہ کے لحاظ سے یہ چائے قابل تعریف ہے رنگ بھی عمدہ ہے - قیمت کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ دوسری مشہور چائیں جو فروخت ہوتی ہیں ان سے نسبتاً کم ہے - اور ہر جگہ مل سکتی ہے - چائے پینے والے اصحاب تجربہ کر کے دیکھیں اس کے اور بھی کئی ایک مارکے ہیں - جن کی اقسام کے لحاظ سے مختلف قیمتیں ہیں -

استقلال کی روح

نیک کام اگر باقاعدگی اور دوام سے کیا جائے تو بہت زیادہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہوتا ہے - استقلال پیدا کرنے کا ایک ذریعہ اپنے کام کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مرکز کو بھجوانا ہے - خدام الاحمدیہ کی جملہ مجالس کے زعماء سے قائدین سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیں - کام خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ رپورٹ بھجوانے میں یہ امر روک نہ بننا چاہیئے

خاکسار : ناصر احمد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حسابداران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے - امپیریل بینک کے کمشن کے مندرجہ ذیل کمشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے متعلق دیگر اخراجات وغیرہ پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کرے گی - یہ کمشن صرف امانت کی رقوم پر ہی

پانچہزاری فوج میں شامل ہو جائیں

تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل ہونے والے وہ مجاہدین جو پہلے دس سالوں میں حصہ لے چکے ہیں - وہ گیارھویں سال میں سال نہم کے برابر نہیں بلکہ سال دہم سے بہت بڑھا کر دے رہے ہیں - آپ اگر پہلے دس سال کا ادا کر چکے ہیں تو گیارھویں سال میں اپنا وعدہ فوراً لکھوا دیں - تحریک جدید کے دفتر ثانی میں شامل ہونے والے وہ مجاہد ہیں - جو پہلے دور میں شامل نہیں ہو سکے - مگر اب وہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنا مال راہ خدا میں اس کی رضا کے لئے قربان کرنا چاہتے ہیں - اور وہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لیکر "پانچ ہزاری فوج" میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں - ایسے مجاہدوں کے لئے

مفرح عطائی } چالیس سالہ مجرب و آزمودہ نسخہ۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ دل کی دھڑکن کے لئے اکسیر۔ بڑے۔ بڑے اجزاء۔ موتی۔ کستوری۔ عنبر۔ یاقوت۔ کشتہ چاندی وغیرہ۔ قیمت سات روپے چھٹانک۔

المشتھر:- حکیم محمد دین انصاری (سند یافتہ دہلی) دارالبرکات قادیان

زعفران گارنٹیڈ

خالص اعلیٰ درجہ مونگرہ۔ سبزیوں اور پھولوں کے بیجوں کے لئے گلکار برادرس سری نگر کشمیر کو لکھیں (منیجر)

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جسکی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ (سورہ ۱۰ آیت ۴۷) پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے۔ ۲۳۔ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۵۔

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم **بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔**

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

یہ کیا جا سکتا ہے اور کیا جا رہا ہے متفقہ کوشش سے
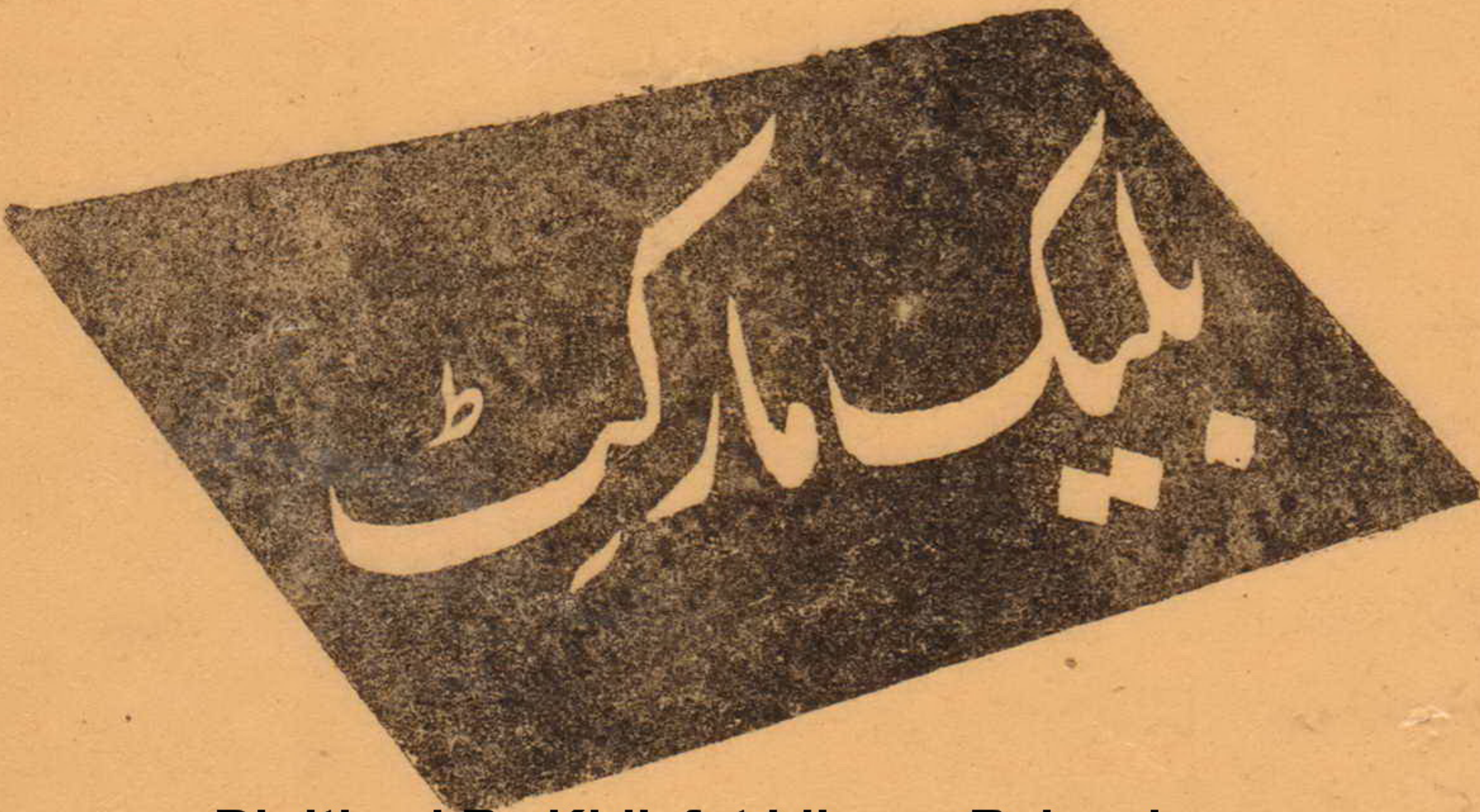
بلیک مارکیٹ

کو ملیامیٹ کیا جا سکتا ہے

جو دوکاندار ذخیرے بھریں، بے جا نفع کمائیں، بھاؤ بڑھا کر غریبوں کو ضروری چیزوں سے محروم کریں وہ انسانیت کے بدترین دشمن ہیں۔ یہی ہیں بلیک مارکیٹ کے سوداگر۔ لٹیرے، بے ایمان اور ظالم۔ یہ سخت ترین سزا کے مستحق ہیں مگر اکثر انہیں سزا نہیں ملنے پاتی کیونکہ خریدار رپورٹ نہیں درج کراتے۔

یہ ہیں چار ضروری باتیں:۔

۱۔ سمجھ لیجئے کہ بلیک مارکیٹ ہماری سماجی زندگی کے لئے بڑی لعنت ہے۔

۲۔ سمجھ لیجئے کہ یہ ان خریداروں ہی کی بدولت قائم ہے جو یہاں سے سودا خریدتے ہیں۔

۳۔ سمجھ لیجئے کہ اگر ہر شخص کنٹرول کے داموں سے زیادہ دینے سے انکار کر دے تو بلیک مارکیٹ ختم ہو جائے۔

۴۔ سمجھ لیجئے کہ پولیس کو ان نابکاروں کا خاتمہ کرنے کے لئے صرف اطلاع کی ضرورت ہے۔

ہم سب کو چاہئیے کہ بلیک مارکیٹ کو مٹانے میں پولیس کی مدد کریں۔ تقریباً روز ہم اخبار میں سزا یابی کی خبریں پڑھتے ہیں۔ مگر تمام مجرم ابھی نہیں پکڑے گئے۔ ذخیرہ اندوزوں اور منافع خوروں کا صفایا صرف اسی وقت ہو سکے گا کہ ہم میں سے ہر ایک بلیک مارکیٹ کے مجرموں کی اطلاع پولیس کو دے۔

سب مل کر کوشش کرو!

اعلان نکاح

لیفٹیننٹ ڈاکٹر گل حسن کا نکاح مسماۃ سعیدہ بیگم بنت عبدالرحمن صاحب مرحوم ٹھیکیدار کے ساتھ ۳۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر مسجد دارالرحمت میں صوفی غلام محمد صاحب آف مارشس نے پڑھا۔ جانبین کی بہتری کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار ڈاکٹر پیر بخش۔

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تحریر فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ۱۲ عہ

ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲رجنوری۔ بلجیم میں تیسری امریکن فوج حملہ آور جرمن فوجوں کے جنوبی بازو پر کامیابی سے حملے کر رہی ہے۔ اور دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود امریکن فوج جرمن قلعہ بندیوں میں دو میل آگے بڑھ گئی۔ تیسری فوج نے جہاں سے حملہ شروع کیا تھا۔ وہاں سے اب چھ میل آگے نکل چکی ہے۔ آخری خبر میں بتایا گیا تھا کہ وہ سنیٹ ہوبرٹ سے صرف دو میل دور ہے۔ لبسٹونے کے راستہ کو کھلا اور چوڑا کر لیا گیا ہے۔ جرمن اس راستہ پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں مگر انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ کل ۶۷ جرمن ٹینک برباد کر دیئے گئے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے بلجیم اور ہالینڈ میں ہمارے ہوائی اڈوں پر حملے کرنے کی کوشش کی۔ مگر اُلٹا نقصان اُٹھایا۔ ان کے اڑھائی سو ہوائی جہاز حملہ کے لئے آئے۔ جن میں سے ۱۲۵ گرا لئے گئے۔ ہمارے صرف چار ہوائی جہاز کام آئے انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن رسد اور کمک کے رستوں پر حملے کئے۔ اور ریلوں نہروں پر بم گرائے۔ ایک نہر جس میں دشمن کی سامان لانے والی کشتیاں آتی جاتی ہیں ٹوٹ گئی۔ اور تمام علاقہ میں پانی بھر گیا۔ آٹھ سو امریکن بمباروں نے بھی دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر حملے کئے۔ اور دشمن کے ۱۷ ہوائی جہاز گرا دیئے کل کی لڑائیوں میں دشمن کے کل ۱۹۳ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ اور ہمارے ۲۵ ہوائی جہاز کام آئے

لنڈن ۲رجنوری۔ بوڈاپسٹ میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ شہر کے مشرقی حصہ میں روسیوں نے مزید دو سو عمارتوں اور ایک ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے مغربی حصہ کے لئے لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اور روسی دریائے ڈینیوب کے کنارے تک جا پہنچے ہیں۔ چیکوسلواکیہ میں بھی روسی برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور لیوسنگ سے جو بہت بڑا ریلوے جنکشن ہے دو میل دور ہیں۔

ماسکو ۲رجنوری۔ روسی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہنگری کی عارضی گورنمنٹ کا ایک ڈیلیگیشن ماسکو پہنچ گیا ہے تاکہ عارضی صلح کی شرائط طے کرے۔

ایتھنز ۲رجنوری۔ کل گوریلا ڈائینڈوگ ایک وفد جنرل سکوبی سے ملا۔ بعد میں اس نے ریجنٹ سے بھی ملنا چاہا۔ ایتھنز کا دو تہائی اور پیریس کا آدھا حصہ گوریلا دستوں سے بالکل صاف کیا جا چکا ہے۔

واشنگٹن ۲رجنوری۔ امریکن ہوائی جہازوں نے فلپائن میں لوزان کے مشرقی کنارے کے پاس جاپان کے تین خشکی تین فوج بردار اور دو تجارتی جہازوں کو ڈبو دیا یا انہیں نقصان پہنچایا۔

چنگنگ ۲رجنوری۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جونہی جنگ کی صورت حالات نے اجازت دی۔ حکومت کے اختیارات عوام کو سونپ دیئے جائیں گے۔ چین کا آئندہ دستور جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ہوگا۔ اور اس سال آئین بنانے کے لئے ایک کانگرس منعقد کی جائے گی۔

لنڈن ۲رجنوری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گو لبلن کمیٹی نے پولینڈ کی حکومت کی باگ سنبھال لی ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ لنڈن کی پولش گورنمنٹ کو ہی پولینڈ کی صحیح گورنمنٹ تسلیم کرتی ہیں۔

لنڈن ۲رجنوری۔ کل جاپانیوں نے جزیرہ منڈورو میں فوجیں اتارنے کی کوشش کی۔ اس وقت امریکن باورچیوں۔ کلرکوں اور دیگر غیر محارب اشخاص نے مسلح ہو کر ان کا مقابلہ کیا۔

لنڈن ۲رجنوری۔ نئے سال کے خطابات میں مسٹر لائڈ جارج کو ارل (لارڈ) بنا دیا گیا ہے۔

نیویارک ۲رجنوری۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنوں نے تازہ حملہ کے بعد جب لبسٹونے کو گھیر رکھا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا۔ کہ محصور امریکن فوج کے پاس صرف اتنا گولہ بارود تھا۔ جو دس منٹ میں ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن پیراشوٹوں کے ذریعہ انہیں فوراً سامان جنگ پہنچ گیا۔ اور اس نے حالات پر قابو پا لیا۔

کانڈی ۲رجنوری۔ آج کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما سے سیام جانے والی ریلوے لائن پر ہوائی حملے کئے گئے نیز توم سے اراکان کے مورچہ کو جانے والی سڑک پر بھی بم برسائے گئے

لنڈن السیس میں جرمنوں نے کئی شہروں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ اور کئی مقامات سے

انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا

لنڈن۔ یکم جنوری۔ کل رات بارہ بجے ہٹلر نے جرمن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۲۰ جولائی کے بعد میں نے کوئی تقریر اس لئے نہیں کی۔ کہ میں اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہوں۔ جو جنگ جیتنے کے لئے ضروری ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار کہہ چکا ہوں۔ جرمن کسی صورت میں بھی ہتھیار ڈالنے پر مجبور نہ کئے جا سکیں گے اور جرمن قوم کبھی دشمن کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکے گی۔ یہ پراپیگنڈا مسلسل کیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی شکست کھانے والا ہے۔ بلکہ ہمارے دشمن یہ بھی مشورے کر رہے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد جرمنی کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا۔ لیکن یہ محض دھوکا ہے۔ برمنی چھ ماہ کے اندر یہ جنگ جیت لے گا۔

لنڈن یکم جنوری۔ نئے سال کی تقریب پر ڈاکٹر گوئبلز نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۱۹۴۴ء میں جرمنی پر بڑی مصیبتیں آئیں۔ اور جب یہ سال ہمیں تباہ نہ کر سکا۔ تو دنیا کی کوئی چیز نہ کر سکیگی۔ جرمنی پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے۔ جب تک ہمارے دشمن یہ نہ سمجھ لینگے۔ کہ جرمنی کو کبھی شکست نہیں ہو سکتی۔ ان کو مسلسل طور پر بھاری نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔

لنڈن ۲رجنوری مغربی محاذ پر لبسٹونے کی لڑائی کے بارہ میں نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ جرمن اتحادی فوجوں کے پیچھے پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں چھ ڈویژن جرمن فوج نبرد آزما ہے۔ جس کے ساتھ طیاروں کی بھی بڑی تعداد ہے۔ جرمن بڑے جوش سے حملے کر رہے ہیں۔ تا تنگ رستہ کو کاٹ دیں۔

لنڈن ۲رجنوری۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے گذشتہ سال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہر شخص یہ امید لگائے بیٹھا تھا۔ کہ جرمن کچلے گئے ہیں۔ مگر انہوں نے نیا حملہ کر کے اتحادیوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ جرمنوں نے مشرقی محاذ پر روس کے خلاف جو دم خم دکھائے ہیں۔ وہ بھی خلاف توقع ہیں۔

ٹوکیو ۲رجنوری۔ جاپان کے وزیر بحر نے جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپانی فوج فلپائن میں فیصلہ کن جنگ لڑیگی۔ وزیر جنگ نے کہا۔ کہ اس وقت جاپان نہایت ہی خطرناک اور دشوار گذار مراحل سے گذر رہا ہے۔ اب اسے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲رجنوری۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر فریقین اپنی زیادہ سے زیادہ فوج میدان میں لا رہے ہیں۔ دریائے میوز اور دریائے موزیل کے درمیان زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ مغربی محاذ پر جمع شدہ فوجوں کا نصف حصہ اس وقت متصادم ہو رہا ہے۔ اتحادی شدید جوابی حملے کر رہے ہیں

لنڈن ۲رجنوری۔ لنڈن کی پولش گورنمنٹ نے لبلن کمیٹی کے پولینڈ کی حکومت سنبھالنے پر زبردست احتجاج کیا۔ اور کہا ہے۔ کہ وہ اسے کسی صورت میں بھی منظور نہ کرے گی۔ کیونکہ لبلن کمیٹی نے رائے عامہ کے استصواب کے بغیر یہ اختیارات ہاتھ میں لے لئے ہیں۔

لنڈن ۲رجنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء میں جرمنی پر ساڑھے چار لاکھ ٹن بم برسائے گئے ہیں۔ جرمنوں کے سات ہزار ہوائی جہاز تباہ کئے گئے اس کے بالمقابل صرف چار ہزار امریکن طیارے تباہ ہوئے۔

لنڈن ۲رجنوری ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے بوڈاپسٹ میں روسیوں کی راہ میں سخت رکاوٹیں پیدا کر رکھی ہیں۔ اور وہ ٹینکوں اور توپوں کی مدد سے سخت جوابی حملے کر رہے ہیں